السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد علی خریداری نمبر5383لکھتے ہیں کہ جو شخص کسی عذر کی بنا پر رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے وہ تو رمضان کے بعد روزوں کی گنتی پوری کرے گا لیکن جو شخص دائمی مریض ہوا اور وہ ایک روزہ بھی نہیں رکھ سکتا اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے ہمیں احکام وفرائض بروقت ادا کرنے کی تلقین کی ہے لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو مقررہ وقت کے بعد بھی ادا سکتے ہیں کسی فرض کو بروقت بجالانا ادا اور وقت گزرنے کے بعد ادا کرنا قضا کہلاتا ہے روزہ کے متعلق بعض عذر ایسے ہیں جو قضا کا باعث ہیں اگر قضا کی طاقت یا فرصت نہیں تو بعض عذر فدیہ کا موجب ہیں دوران سفر روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے لیکن جتنے روزے دوران سفر نہ رکھے جا سکیں وہ بعد میں رکھ لیے جائیں (ارشاد باری تعالیٰ : "کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو اسے دوسرے ایام میں گنتی کو پورا کرنا ہو گا ۔ (2/البقرة : 184

لیکن اگر دوران سفر میں روزہ رکھنے کی مشقت نہیں ہے تو روزہ رکھ لینے بہتر ہے اسی طرح اگر معمولی بیماری ہے اور روزہ رکھنے میں کوئی وقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے اور اگر روزہ رکھنے سے مشقت ہوتی ہے یا بیماری بگڑنے کا اندیشہ ہے تو افطار کیا جا سکتا ہے قرآن کریم نے اجازت دی ہے کہ دوران بیماری جتنے روزے رہ جائیں انہیں بعد میں رکھ لیا جائے صورت مسئولہ کے مطابق اگر کوئی دائمی مریض ہے اور روزہ رکھنے کی ہمت نہیں ہے تو قضا کے بجائے وہ فدیہ ادا کر دے یعنی کسی دوسرے شخص کو روزے رکھوا دے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "جو روزہ کی طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ کے طور پر ایک مسکین کو کھانا کھلائے ۔ (12البقرہ : 184)

لہذا شوگر وغیرہ کے مریض جو روزہ کی ہمت نہیں رکھتے انہیں ایک ماہ تک کسی غریب اور نادار کو فدیہ ادا کرنا ہو گا یعنی روزانہ اوسط درجے کا حساب لگا کر ایک ماہ کا خرچہ اس کے حوالے کر دیا جائے یہ بھی یاد رہے کہ غریب اور نادار کئی ایک لوگوں سے فدیہ لے سکتا ہے اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں اگر کوئی شخص اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا تو وہ بھی فدیہ دے گا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : "کہ بہت بوڑھے کے لیے رخصت ہے کہ وہ خود روزہ رکھنے کی بجائے ہر دن ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا دے دے اور اس پر قضا نہیں ہے ۔ (مستدرک حاکم : 1/44)

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے سے اپنی یا بچے کی صحت کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے بھی روزہ افطار کرنے کے اجازت ہے عذر ختم ہونے کے بعد قضا دینا ضروری ہے اگر آئندہ رمضان تک قضا دینے کی فرصت نہ ہو تو اسے چاہیے کہ فدیہ دے کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائے حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر روزہ اور نصف نماز معاف کر دی ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی کو بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے ۔ (ابوداؤد الصیام 2408)

واضح رہے کہ صحت خراب ہونے کا اندیشہ کسی امانت دار تجربہ کار اور سمجھ دار ڈاکٹر کی رپورٹ پر موقوف ہے اپنی صوابدید کے مطابق عمل نہ کیا جائے ۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:212